قارئین بنام مدیر

افکار و تاثرات

- صدر اور وزیر اعظم کی شاہ خرچیوں کا محاسبہ / حافظ محمد اقبال رنگونی مانچسٹر
- سیاسی قیادت کا عجیب کردار / سردار علی چارسدہ
- تہذیب نو کرشمہ / حافظ صفی اللہ معاویہ

پاکستان کے صدر فاروق لغاری جمعہ کے روز اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ضلع نواب شاہ میں سکرنڈ کے پٹی جنگلات میں تیتروں کے شکار پر قومی خزانہ سے پچاس لاکھ روپے سے زائد اخراجات ہوئے۔ صدر مملکت شکار کے لیے خصوصی طیارے کے ذریعہ نواب شاہ پہنچے اور وہاں سے تین خصوصی ہیلی کاپٹروں کے ذریعے شکار کے لیے گئے سندھ کے وزیر اعلیٰ۔ وفاقی اور صوبائی وزراء اور رکن قومی اسمبلی آصف زرداری کے ایک قریبی دوست نثار کرلو بھی ان کے ہمراہ تھے۔ یہاں دو خصوصی فون اور ہاٹ لائن فراہم کی گئی۔ صدر کے شکار کے لیے علاقہ کے لوگوں نے دو ہزار تیتر پہلے سے پکڑ کر جمع کئے تھے۔ اس علاقے کو ۲۴ گھنٹے پہلے سے پولیس نے بند کر دیا تھا۔ پولیس کے ہزاروں جوان اس موقع پر ڈیوٹی کے لیے جمع تھے۔ پورا علاقہ گھیرا ہوا تھا۔ دیگر محکموں سے ایک ہزار سے زائد ملازمین جنگل میں تعنات تھے۔ جو پکڑے ہوئے تیتروں کو ہوا میں اڑا رہے تھے۔ ان سب کے لیے پولیس اسٹیشنوں سے کھانے کی دیگیں پکا کر پہنچائی گئیں۔ (روزنامہ جنگ لندن ۳۰ / جنوری ۹۴ء)

روزنامہ جنگ لندن میں شائع ہونے والی یہ خبر پڑھ کر ہم نے گمان کیا کہ شاید یہ خبر درست نہ ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ پاکستان جیسے ملک کے صدر صاحب محض شکار کے شوق میں قومی خزانہ کے پچاس ہزار روپے ضائع کر دیں اور ہزاروں سرکاری ملازمین محض صدر صاحب کے اس شوق کو پورا کرنے کے لیے وہاں پہنچا دیئے جائیں ہم نے بہت انتظار کیا کہ شاید اگلے کسی شمارہ میں اس خبر کی تردید ہو جائے۔ مگر افسوس کہ ایسا نہ ہو سکا۔ بلکہ ایک اور خبر شائع ہوئی جس نے مذکورہ بالا خبر کی تائید کر دی۔ (روزنامہ آواز لندن کی درج ذیل یہ خبر پڑھیئے۔)

وفاقی دارالحکومت میں صدر مملکت فاروق لغاری کے لیے وسیع و عریض رقبے پر فائرنگ رینج بنا دیا گیا ہے تفصیلات کے مطابق شاہراہ دستور پر واقع سپریم کورٹ اور پارلیمنٹ ہاوس کی عمارتوں کے پیچھے واقع جنگل میں ساڑھے تین کلومیٹر کے علاقے میں فائرنگ رینج بنایا گیا ہے۔ صدر مملکت نے فائرنگ رینج پر نشانہ بازی کی اس موقع پر ایوان صدر کے کئی اعلیٰ حکام بھی موجود تھے باخبر ذرائع نے بتایا کہ یہ فائرنگ رینج کئی لاکھ روپے کی لاگت سے تیار کیا گیا ہے جہاں صرف صدر مملکت نشانہ بازی کیا کریں گے دریں اثنا بیرون ملک سے جو اعلیٰ

شخصیات شکار یا نشانہ بازی کا شغف رکھتی ہوں گی انہیں بھی یہاں نشانہ بازی کے لیے لایا جائے گا اس فائرنگ رینج کے علاقے کی سیکورٹی کے لیے سخت ترین حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں اور سپیشل برانچ اور پولیس نے اس علاقے کی کڑی نگرانی کا کام اپنے ذمے لے لیا۔ (روزنامہ آواز لندن ۱۹ ر فروری ۹۴ئ)

محترم صدر مملکت کے شکار کا شوق اپنی جگہ بجا۔۔۔لیکن کیا اس کے لیے ضروری ہے کہ پاکستان کے قومی خزانہ کا منہ کھول دیا جائے اور اس شوق کو پورا کرنے کے لیے محض ایک یا دو دن میں پچاس لاکھ سے زائد روپے خرچ کردیئے جائیں؟ اگر محترم صدر اپنی ذاتی ملکیت سے اس شوق کو پورا کرنا چاہیں تو شاید ان کا دل گوارا نہ کرے لیکن جب پاکستان کے قومی خزانہ کی بات آجائے تو اس کی ذرہ بھر پرواہ نہ کی جائے یہ کیا انصاف ہے؟۔ پاکستان کا قومی خزانہ صدر محترم یا وزراء کرام کی ذاتی ملکیت نہیں۔ یہ پاکستان کے عوام کا مال ہے جسے صرف ان کے بہبود کے لیے خرچ ہونا چاہیے۔ پچاس لاکھ روپے اور کئی لاکھ زائد روپے سے نہ جانے کتنے غریبوں اور یتیموں کا اجڑا گھر بسایا جاسکتا تھا۔ اور ان کی ویران زندگی آباد کی جاسکتی تھی۔ افسوس کہ وہ شوق شکار کی نذر ہوگئی۔

صدر مملکت کے اس شوق شکار کے بعد محترمہ وزیر اعظم کا شوق بھی ملاحظہ فرمائیں۔

پاکستان کی وزیر اعظم محترمہ بے نظیر صاحبہ کے دورۂ لاڑکانہ کے موقع پر سندھ کی پوری کابینہ، سکریٹری پولیس اور دیگر اعلیٰ حکام اور اداروں کے سربراہ بھی لاڑکانہ منتقل ہوگئے روزنامہ جسارت کراچی کی ایک خبر کے مطابق سندھ بھر کی پولیس کی ایک بڑی تعداد یہاں موجود تھی اور دو ہزار سے زائد زیر تربیت پولیس کے جوانوں کو بھی لاڑکانہ روانہ کیا گیا درجنوں فائر بریگیڈ کی گاڑیاں۔ ایمبولینس اور بم کو ناکارہ کرنے والا ایک گروہ بھی یہاں بھیجا گیا اور ہیلی کاپٹر سے بھی فضا کی نگرانی کا انتظام کیا گیا۔ (روزنامہ جسارت کراچی ۴ر اور ۵ جنوری ۹۴ء)

آپ یہ نہ سوچیں کہ وزیر اعظم صاحبہ کسی میدان جنگ میں جارہی تھیں یا یہ سب کچھ کسی سرکاری تقریب کی خاطر تھا یا اس سے مملکت خداداد پاکستان کا کوئی مفاد وابستہ تھا۔ نہیں۔ یہ سب کچھ صرف اس لیے کیا گیا تھا کہ گڑھی خدا بخش لاڑکانہ میں جناب بھٹو مرحوم کی سالگرہ تھی جس میں ان کی دختر بے نظیر صاحبہ نے شرکت کرنی تھی۔ اور بس۔

اس سالگرہ کی تقریب پر ہونے والے مصارف کا تخمینہ کیا ہوگا؟۔ ہفت روزہ زندگی لاہور میں ہے کہ وزیر اعظم کے دس روزہ دورہ پر کتنا سرمایہ خرچ ہوا ہوگا اس کا اندازہ لگانا تو مشکل ہے مگر صرف ۵ ر جنوری کو جو کچھ ہوا وہ لاکھوں نہیں کروڑوں روپے کے اخراجات کا حامل ہے (زندگی ۱۵ر جنوری ۹۴ئ ص ۱۳)

یہ کروڑوں روپے بھی محترمہ وزیر اعظم صاحبہ نے اپنی جیب سے ادا نہیں کئے بلکہ پاکستان کے قومی خزانے نے ہی اس شاندار سالگرہ کا انتظام کرایا۔ وزیر اعظم صاحبہ کے شوق سالگرہ اپنی جگہ بجا ہو یا نہ ہو۔ لیکن اگر وہ اس سالگرہ کو شاندار طریقے سے منانے کا شوق رکھتی تھیں تو انہیں اپنی جیب سے اس کا اہتمام کرنا چاہیئے تھا۔ نہ کہ یہ